عظیم ماہر نفسیات کا مقیاس ذہانت

محفوظ ریکارڈ کی روشنی میں

ذہانت کی پیمائش کا جدید اور سائنسی طریقہ کار

تعریف

I.Q کیا ہے؟

ڈاکٹر محمد مالک

پیشکش ☆ رضا ریسرچ کونسل بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازیخان

اہتمام ☆ ادارہ افکار حق بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازیخان

ناشر ☆ رضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر 16 ڈیرہ غازیخان

بیاد گار

مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

سلسلہ 29 اشاعت

رسالہ .... عظیم ماہر نفسیات کا مقیاس ذہانت

از .... ڈاکٹر محمد مالک ایم بی بی ایس

شمارہ .... جولائی 1997

ناشر!

رضا اسلامک سنٹر بلاک نمبر16 ڈیرہ غازیخان (پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ وہ جب کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے، دین کی کامل فہم فرما دیتا ہے ایسی ہی ایک باولایت ہستی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے جنہیں باری نے دین متین ہی کی خدمت کے لیئے پیدا فرمایا تھا اور بچپن ہی سے اعلیٰ ذہانت و ذکاوت ۔ تدبر و شعور اور علوم و فت کا بیش بہا خزانہ عطا فرمایا تھا اسلیئے ابتدا ہی سے آپ شریعت محمدی پر کار بند رہنے لگے اور سفر رحلت تک ت اسلام اور خدمت انسانیت کا درس دیتے چلے گئے اور یوں مجدد اسلام کا صحیح معنوں میں حق ادا کر دیا

وند کریم نے اپنے محبوب پاک رحمتہ اللعالمین ﷺ کے طفیل مفکر اسلام امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کو رفت و روحانیت ۔ بے مثل ذہانت اور کثرت علوم کی ایسی نعمتوں سے نوازا تھا کہ حرمین شریفین کے قاضی (جسٹس) ی خطیب ۔ مدرس اور امام کعبہ کو آپ کی بیعت و خلافت پر ناز رہا اور دیکھتے ہی دیکھتے اعلیٰ حضرت قبلہ کا علمی سرمایہ س گاہوں (Universities) کی زینت بن گیا اور یوں آج یونیورسٹیاں مفکر اسلام علامہ امام احمد رضا محدث بریلوی متہ اللہ علیہ پر پوسٹ گریجویشن (M.Phil • Ph.D) کی ڈگریاں دیکر اپنا وقار بلند کر رہی ہیں۔

ں تو مسلم مفکرین کی دینی خدمات اور انکا اعلیٰ مقیاس ذہانت (I.Q) بڑی اہمیت کا حامل ہے لیکن میں ایک ایسے مفکر سلام کا مقیاس ذہانت (I.Q) پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں جس نے بچپن ہی سے معاشرہ کو اپنی خداداد نت و فطانت اور اعلیٰ صلاحیتوں سے مسحور کرنا شروع کر دیا تھا۔ یہ قابل فخر ہستی جو علوم و فنون کا ہمالہ اور علم و رفت کا بحر بیکراں ہے دنیائے اسلام میں اعلحضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کے نام سے پہچانی جاتی ہے۔ اس کر اسلام کا محفوظ ریکارڈ ماہرین کیلیئے دعوت فکر بھی ہے اور اپنی مثال آپ بھی

سبب تالیف

اس مقالہ کی تحریر کا خاص محرک یہ ہوا کہ اعلیٰ حضرت علامہ امام بریلوی علیہ الرحمہ کو عہد طفلی میں ایک حیرت واقعہ پیش آیا جس نے اذہان کے تار و پود کھول دیئے دانشور حیرت میں ڈوب گئے کہ کمسنی میں قدرت کا فیضا یہ ہے تو بعد کا عالم کیا ہوگا. بہرکیف دانشوروں کی حیرت حقیقت ثابت ہوئی اور اللہ رب العزت نے مفکر اسلام کو شمار عزت و تکریم بخشی جس پر عالم اسلام کو فخر ہے.

1993 کی بات ہے جب راقم دیار داتا گنج بخش علیہ الرحمہ میں علم نفسیات کے مطالعے میں مصروف تھا. نفسیات پوسٹ گریجویشن کورس میں جب موضوع وہبی بچے (Mentally Gifted / Gifted Child) کا مطالعہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ نفسیات کی کتب نے اس واقعہ کی صداقت کو آشکار کر دیا جسے پیش نظر رسالہ "عظیم نفسیات کا مقیاس ذہانت" میں بڑی وضاحت کیساتھ بیان کیا گیا ہے
رب کریم شرف قبولیت سے نوازے! آمین.

(محمد مالک غفرلہ)

2

امام احمد رضا
کا
مقیاسِ ذہانت

از:۔ ڈاکٹر محمد مالک (ایم. بی. بی. ایس۔ ڈیرہ غازی خان)

نفسیات (Psychology) وہ سائنسی علم ہے جو شعوری یا لاشعوری اعمال کا مطالعہ کرتا ہے۔ مختلف ماہرین نفسیات نے مختلف انداز میں نفسیات پر بحث کی ہے۔ لیکن ایک بات مشترک ہے کہ نفسیات انسان کے شعور، ذہن، کردار اور اعمال کے مطالعہ کا علم ہے یا یوں کہیئے کہ نفسیات وہ علم ہے جس کے ذریعے انسان اپنی ذات کو پہچان سکتا ہے اپنی ذہنی استعداد کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اپنے کردار و عمل کا جائزہ لیتا ہے اسلئے زندگی میں ہر قدم پر علم نفسیات ہماری راہنمائی کرتا ہے۔ بلکہ صوفیائے کرام فرماتے ہیں۔

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

ترجمہ۔ جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

ماہرین نفسیات کے بقول اپنے آپکو پہچانتے کیلئے ذہانت کی ضرورت ہے۔

ذہانت کیا ہے؟ ("What is Intelligence?")

ٹرمن کہتا ہے کہ ذہانت وہ قابلیت ہے جس کی مدد سے انسان زندگی کے تمام مواقع کا کامیابی سے سامنا کر سکتا ہے۔

ٹیلیفورڈ کہتا ہے کہ ذہانت وہ شئے ہے جسکی پیمائش ذہنی آزمائش کے ذریعے کی جاتی ہے۔

بینے (Binet) کہتا ہے کہ ذہانت سے مراد وہ قابلیت ہے جسکی مدد سے۔ بہتر فیصلہ کیا جاسکتا ہے اسے۔ بہتر طور پر سمجھا جاسکتا ہے اور۔ بہتر طریقے سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

3

ذہانت کی پیمائش
(Measurement of Intelligence)

نفسیات کے بتدریج ارتقاء کے بعد ماہرین نے ذہانت کی پیمائش کیلئے بھی تحقیق شروع کی اور آزمائشوں (Tests) کے وہ طریقے بھی دریافت کیئے جن کے ذریعے انسانی ذہانت کی پیمائش ممکن ہوسکے۔ ان آزمائشوں کے ذریعے اب شرح ذہانت معلوم کرنا ممکن ہوگیا ہے۔ جسے عام طور پر مقیاس ذہانت / ذہانت نسبتی / آئی۔کیو (Intelligence Quotient) نفسیات دو قدرے مختلف علوم کا آمیزہ ہے۔

۱۔ فلسفہ۔ (Philosophy) جس نے اس کو بہت سے ابتدائی مسائل فراہم کیئے اور.

۲۔ علم الاعضاء۔ (Physiology) جس نے اس کیلئے بہت سے ابتدائی طریق کار تجویز کیئے.

فلاسفرز نے ہمیشہ ذہن کی ادراکی قوت میں دلچسپی لی ہے یعنی وہ قوتیں جو ذہنی جستجو سے تعلق رکھتی ہیں، فکر و ادراک کا شعور عطا کرتی ہیں۔

ابتداً میں ماہرین علم الاعضاء کا خیال تھا کہ شاید دماغ یا جسم کی بناوٹ میں کوئی ایسی بات ہوتی ہے جو ذہنی قابلیت میں کمی یا بیشی کا سبب ہے۔ لہذا بے حد ذہین (Genius) اور کند ذہن (Mentally Retarded) افراد کے دماغ کو تول اور چیڑ پھاڑ کر تجزیہ اور تحقیق کی گئی لیکن کوئی کارآمد نتیجہ برآمد نہ ہوسکا۔ بالآخر ۱۹۰۵ء میں فرانس کے ماہر نفسیات بینے (Binet) (1) نے اس مسئلے کا درست اور قابل فہم جواب پیش کیا اور کہا کہ ذہنی قابلیت و صلاحیت کی پیمائش ذہنی آزمائش کے ذریعہ کی جاسکتی ہے۔

۱۹۰۸ء میں بینے (Binet) نے اپنے پیشکردہ ٹسٹ میں اصلاح کی اور بعد میں ان آزمائشوں کو عمر کے لحاظ سے ترتیب کیا۔ اس طریقہ ـ کار کے ذریعے ذہنی عمر (Mental Age) کی اصطلاح نے جنم لیا۔

ذہنی عمر
(Mental Age)

ذہنی عمر سے مراد وہ عمر ہے جس کا تعین آزمائش میں کامیابی کے لحاظ سے کیا جاتا ہے مثلاً ۴ سال کی عمر کا بچہ اپنی عمر کیلئے تیار کردہ سوالنامہ کے صحیح جوابات دیدے تو اس کی ذہنی عمر ۴ سال ہے۔ اگر وہ بچہ جواب نہ دے سکے تو اس کی ذہنی عمر کم سمجھی جائیگی۔ ہاں اگر ایک بچہ ذہین ہے تو اس کی ذہنی عمر (Mental Age) طبعی عمر (Chronological Age) سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایک ۵ سال کی عمر کا بچہ ۸ سال کی عمر کے بچے کیلئے بنائے ہوئے ٹسٹ میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اس کی جسمانی عمر تو ۵ سال ہے مگر ذہنی عمر ۸ سال ہوگی۔ اس میں بہر کیف اضافی ٹسٹ پاس کرلینے کی گنجائش ہوتی ہے۔ مثال

کے طور پر ایک بچہ ۸ سالہ گریڈ کے پورے اور ۹ سالہ گریڈ کے آدھے سوالات حل کر لیتا ہے تو اس کی ذہنی عمر ساڑھے آٹھ سال ہوگی۔ اسی طرح اگر ایک ۱۰ سال کی عمر کا بچہ ۸ سالہ ٹسٹ میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کی ذہنی عمر ۸ سال ہوگی۔

ذہنی برتری (Mental Superiority) یا کم تری کے اظہار کا یہ طریقہ کئی وجوہ کی بنا پر بہتر نہیں ہے۔ مثلاً ۶ سالہ بچے کا ذہنی اعتبار سے ترقی یافتہ (Advanced) ہونا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ پچاس ہزار میں سے بمشکل ایک بچہ اتنی غیر معمولی اور اعلیٰ ذہانت کا مالک ہو سکتا ہے۔ لیکن ۱۳ یا ۱۴ سال کی عمر کے بچے کا ۶ سالہ ترقی یافتہ ہونا ایک غیر معمولی بات ہے۔ اس طرح ایک زیادہ واضح پیمانے کی ضرورت ہے۔ تجربات کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر بار بار بچوں کی ذہانت کی پیمائش کی جائے تو عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ذہنی عمر (Mental Age) کی ترقی یا تنزلی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جو بچہ ۶ سال کی عمر میں ذہنی عمر کے اعتبار سے ۶ سال برتر ہے تو ۸ سال کی عمر میں نسبتاً ۸ برس برتر ہوگا۔ اس طرح جو چیز مسلسل باقی رہتی ہے وہ طبعی عمر پر ذہنی عمر کا تناسب ہے، فرق نہیں اور یہی وہ تناسب ہے جسے اصطلاحاً مقیاس ذہانت (I.Q) کہتے ہیں۔

مقیاس ذہانت (Intelligence Quotient "I.Q") معلوم کرنیکا فارمولا۔

سٹین فورڈ بینے ٹسٹ (Stan Ford Binet Test) کے مطابق (I.Q) معلوم کرنیکا فارمولا یوں ہے کہ بچے کی ذہنی عمر کو طبعی عمر سے تقسیم کر کے ۱۰۰ سے ضرب دیا جائے تو اس بچے کا (I.Q) معلوم ہو جائیگا۔

آئی۔ کیو = ذہنی عمر / طبعی عمر x ۱۰۰

یا

I.Q = Mentl Age (MA) / Chronological Age (CA) x 100

فرض کیجئے کہ بچے کی طبعی عمر ۵ سال اور ذہنی عمر ۷ سال ہے تو فارمولے کی رو سے

I.Q = MA / CA x 100 = 7 / 5 x 100 = 140

تو آئی۔ کیو ۱۴۰ ہوگا۔

اس کر برعکس اگر بچے کی طبعی عمر ۱۲ سال ہو اور ذہنی عمر ۸ سال ہو تو فارمولے کی رو سے

I.Q = MA / CA x 100 = 8 / 12 x 100 = 67

تو آئی۔ کیو ۶۷ ہوگا۔

ماہرین نفسیات کے مطابق آئی۔ کیو ۱۴۰ یا اس سے زیادہ غیر معمولی ذہانت (Gifted) کے زمرے میں آتا ہے۔ اور آئی۔ کیو ۷۰ (Border Line) کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ آئی۔ کیو ۷۰ سے کم ذہنی کمی (Mental Retardation) کا پتہ دیتا ہے۔ اور آئی۔ کیو ۱۰۰ اوسط ذہانت کا سکور ہے۔

الغرض انفرادی طور پر .I.Q معلوم کر لینے سے شعبہ

5

ذہانت کا تعین
(Assessing Intelligence)

ذہانت کی حقیقت اور تشکیل کیلئے مختلف ماہرین نفسیات نے مختلف نظریات پیش کیئے اور یہ نظریات (Theories) اپنی نوعیت کے تھے۔ یہاں پر صرف ان نظریات کے نام تحریر کیئے جاتے ہیں۔

(A) Factor Theories of Intelligence:

(i) G-Factor Theory

(ii) Multi factor Theories

(iii) Hierarachial Theory

(B) Process Oriented Theories of Intelligence:

(i) Piagets Theory

(ii) Bruner's Theory

(iii) Information Processing Theory

ذہنی آزمائش
(Intelligence Tests)

یوں تو ذہنی آزمائش کے کئی ایک ٹسٹ موجود ہیں لیکن مشہور ٹسٹ درج ذیل ہیں۔

کے انتخاب میں مدد ملتی ہے لیکن اس کیلئے لازم ہے کہ ذہانت کی پیمائش کی کسوٹی کا استعمال صحیح طور پر کیا جائے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں I.Q. نفسیاتی آزمائشوں میں سب سے زیادہ مقبول اور اہمیت کا حامل ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ میں اس کے ذریعے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

آئی۔کیو سکور (I.Q. SCORE)

(آئی۔کیو رینج صفر تا دو سو)

سٹین فورڈ بینے ٹسٹ کے مطابق I.Q. سکور کی درجہ بندی (Classification) یوں ہے:

I.Q. Range	Approx % of Population	Classification
140 and Above	1.3	Gifted
130 ----- 139	3.1	Superior
120 ----- 129	8.2	”
110 ----- 119	18.1	High Average
90 ----- 109	46.5	Average
80 ----- 89	14.5	Low Average
70 ----- 79	5.6	Borderline
Below 70	2.6	Mentally Retarded (MR)2

۱۔ سٹین فورڈ بینے ذہانت کا سکیل (Stanford Binet Intelligence Scale)

ویشلر ٹسٹ
(Wechsler Tests)

○ -(سٹین فورڈ بینے ذہانت کا سکیل)۔ اس ٹسٹ کو بینے اور سائمن نے مل کر عمر کے لحاظ سے ترتیب دیا۔

۱۹۱۲ء میں ولیم سٹرن (William Stern) نے ذہنی عمر اور طبعی عمر کے تناسب کا نظریہ پیش کیا۔ بعد میں ٹرمن (Terman) نے اس آزمائش میں نظر ثانی کی اور اسے تین ہزار بچوں پر آزمایا اور نتیجہ یہ اخذ کیا کہ

(i) ۱۳- سال کی عمر تک طبعی اور ذہنی عمر میں ایک خاص نسبت ہے جو بعد میں قائم نہیں رہتی۔

(ii) ذہنی عمر بمقابلہ طبعی عمر کم بڑھتی ہے اور ۱۸ سال کی عمر کے بعد ذہنی عمر نہیں بڑھتی۔ اور عموماً مستقل رہتی ہے۔ گرچہ طبعی عمر بڑھتی رہتی ہے۔

۱۹۳۷ء میں ٹرمن (Terman) اور ماڈاے میرل (Maud A Merril) نے مزید اصلاح کی اور اسے نئی شکل میں پیش کیا جس میں ۲ سال سے ابتدا کی گئی۔

اسی طرح ۱۹۶۰ء میں دوبارہ نظر ثانی ہوئی۔ نمبر لگانے کا طریقہ بدل دیا گیا اور شماریاتی طریقہ استعمال کیا گیا۔

○ - ویشلر آزمائشیں۔ (Wechsler Tests)۔ ویشلر نے لفظی اور کارکردگی آزمائشوں کو اکٹھے کیا اور اسطرح ترتیب دیا کہ بڑوں اور بچوں کیلئے الگ الگ آزمائشیں بنائیں۔ جن کے یہاں پر صرف نام تحریر کیئے جاتے ہیں

(i) ویشلر کا پیمانہ ذہانت بالغان Wechsler Adult Intelligence Scale (W.A.I.S)

(ii) ویشلر کا پیمانہ ذہانت بچگان Wechsler Intelligence Scale for Children (W.I.S.C)

(iii) ویشلر کا قبل مدرسہ اور ابتدائی پیمانہ ذہانت Wechsler Pre-School and Primary Scale of Intelligence (W.P.P.S.I)

آجکل یہ آزمائشیں ایک اور طریقہ پر مستعمل ہیں۔ جو کہ I.Q. Deviation کہلاتا ہے۔ یہ ایک قسم کا سٹینڈرڈ سکور ہے یعنی ایسا I.Q جو Standard Deviation Units کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ویشلر ٹسٹ تین مختلف Deviation I.Q کا پتہ دیتا ہے۔

(a) Verbal Sub-Tests

(b) Performance Sub-Tests

(c) Full Scale I.Q.

اس طریقہ کار کو فارمولے کی روشنی میں یوں ظاہر کیا جاتا ہے۔

Standard Score = x-m/sd

جبکہ ایکس (x) انفرادی سکور (Individual Score) ہے۔ m سے مراد اوسط (mean) ہے۔ اور SD سے مراد معیاری انحراف (Standard Deviation) ہے۔ واضح رہے کہ ماہرین شرح ذہانت صرف ایک ٹسٹ سے نہیں نکالتے بلکہ ایک ٹسٹ سیریز کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ ایک سیریز میں عموماً ۸ ٹسٹ ہوتے ہیں اور ہر ٹسٹ میں ۴۰ سوال، تمام ٹسٹ کے حاصل کردہ نمبروں کا اوسط نکالنے کے بعد ایک خاص جدول (Table) کے ذریعے شرح ذہانت معلوم کی جاتی ہے اور یوں وہبی بچے (Mentally Gifted) کا I.Q. سکور سامنے آتا ہے۔

وھبی بچے
(Mentally Gifted/ Gifted Children)

مقیاس ذہانت چارٹ (I.Q Score) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ Extremes of Intelligence میں جسطرح ایک طرف ذہنی کم عمر والے بچے ہوتے ہیں تو اسی طرح دوسری طرح وھبی بچوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ میرا موضوع سخن انتہائی ذہین و فطین (وھبی) بچوں کی خصوصیات اور امت مسلمہ میں ایک عظیم مسلم سکالر کی مثال، محفوظ ریکارڈ کی روشنی میں پیش کرتا ہے۔ تاریخ میں کئی شخصیتوں کے نام سنہری حروف میں لکھے گئے ہیں۔ چند شہرۂ آفاق ہستیوں کے بچپن کے ریکارڈ محفوظ ہیں۔ ان سے ان کی اعلیٰ ذہانت و فطانت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تو آئیے ماہرین نفسیات نے تجربات و مشاہدات کے بعد جو اعداد و شمار (Bio-data) پیش کیے ہیں اس کی روشنی میں چند خصوصیات کا جائزہ لیتے ہیں۔

۱۔ یہ بچے مضبوط کردار کے مالک ہوتے ہیں۔

۲۔ ایسا بچہ دس لاکھ میں ایک ہوتا ہے۔

۳۔ یہ بچے مستقل مزاج ہوتے ہیں اور ان کے تخلیقی کام لائق تحسین ہوتے ہیں

۴۔ یہ بچے اپنے ہمجولیوں (Peer Group) میں ہم آہنگ Adjust نہیں ہو پاتے۔ کیونکہ ان کی ذہنی عمر کا معیار جسمانی عمر کے مقابلے میں کہیں بلند ہوتا ہے۔

۵۔ یہ بچے اپنے ہم عمر بچوں اور استاد کی نگاہ میں انتہائی منفرد ہوتے ہیں۔ چنانچہ مارگن سائیکالوجی (Morgan Psychology) صفحہ 539 پر لکھا ہے کہ حیرت انگیز I.Q. سکور والے بچے اپنے ہم عمر بچوں اور استاد کی نگاہ میں Misfit اور Mis understood ہوتے ہیں کیونکہ ان کا I.Q پختہ عمر کے لوگوں کے معیار پر ہوتا ہے۔ اسلئے اکثر اس ماحول میں Adjust ہو جاتے ہیں۔

۶۔ ایسے بچے اکثر اعلیٰ تعلیم یافتہ گھرانوں سے تعلق

رکھتے ہیں چنانچہ Robert E.Silverman
Psychology (فورتھ ایڈیشن) صفحہ 231 پر لکھا ہے۔
کہ "وھبی" (Gifted) بچوں کے والدین عام بچوں کے والدین سے زیادہ تعلیم یافتہ تھے۔

۷۔ ماہر نفسیات لیتا۔ایس ہالنگ ورتھ (Leta S Holling Worth) ۱۸۸۶۔۱۹۳۹ نے ۱۲ بچوں کا مطالعہ کیا جن کا I.Q ۱۸۰ یا اس سے زیادہ تھا۔اس کا کہنا ہے کہ ایسا بچہ دس لاکھ میں ایک ہوتا ہے۔اسی طرح دوسرے ماہرین نفسیات مثلاً ایل۔ایم ٹرمن وغیرہ نے بھی وھبی بچوں کی خصوصیات پر روشنی ڈالی ہے۔الغرض یہ بات ثابت ہوجاتی ہے۔کہ وھبی بچہ کی ذہنی عمر طبعی عمر سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔اسلیئے بچپن میں اس سے محیر العقول کام سرزد ہوتے رہتے ہیں۔

ماہرین نفسیات نے لکھا ہے کہ جان سٹورٹ مل (John Staurt Mill) کے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ مل ۳ سال کی عمر میں پڑھ لیتا تھا اور اس لحاظ سے اس کا I.Q. ۲۰۰ ہوا۔

L.M.Terman کہتا ہے کہ تین سو مشہور آدمیوں کی زندگیوں کا مطالعہ ۳ ماہرین نفسیات نے کیا۔اور جہاں کہیں ریکارڈ تسلی بخش نکلا اور ماہرین کا اتفاق ہوگیا وہاں I.Q. متعین ہوگیا[۳] ان ماہرین کا کہنا ہے کہ ان مشہور ہستیوں کا I.Q. کافی اونچا تھا۔

گوئٹے جس نے ۸ سال کی عمر میں لاطینی میں شعر کہنا شروع کیا بچپن میں اس کا I.Q ۱۸۵ تھا، جوانی میں I.Q ۲۰۰ تھا۔

ریاضی دان پاسکل (Pascal) کا I.Q ۱۸۰
فرانسی ادیب والٹیر (Voltaire) کا I.Q ۱۷۵،
امریکہ کے چھٹے پریذیڈنٹ جان قونسی ایڈمز (John Quincy Adams) کا I.Q ۱۶۵ تھا۔

I.Q کے بارے میں محققین (Researchers) اور ماہرین (Educators) کی تحقیقات کے مطابق:
فلاسفرز کا I.Q ۱۷۰
شاعروں کا اور ناول نویسوں کا I.Q ۱۶۰
سائنسدانوں کا I.Q ۱۵۵ ہوتا ہے۔

الحمدللہ میں مسلم مفکرین میں سے ایک ایسی ہستی کا محفوظ ریکارڈ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جو بیک وقت فلاسفر، سائنسدان، شاعر اور ادیب، مدبر سیاستدان، قائدِ سوادِ اعظم، مجددِ اسلام، مترجم، مفسر، محدث، مفتی، فقیہ، عظیم ماہرِ تعلیم، عظیم ماہر نفسیات، ماہر اقتصادیات، عظیم ریاضی دان، عظیم ماہر فلکیات، اور بے مثال شیخِ طریقت، الغرض جامع العلوم شخصیت ہے۔ جس سے اس مفکر اسلام کی خداداد ذہانت اور ایک ریکارڈ I.Q کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اس شہرۂ آفاق ہستی کا اسم گرامی امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

یہاں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ علمی دنیا میں امام موصوف سے تقریباً پوری دنیا نے استفادہ کیا۔ بالخصوص ہند و پاک کے علاوہ براعظم ایشیاء، براعظم افریقہ، براعظم امریکہ اور حرمین شریفین کے مفتیانِ مذاہبِ اربعہ شامل

ہیں۔

امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ جلد چہارم ص ۱۴۹ پر رقمطراز ہیں:

"فقیر کے یہاں علاوہ دیگر مشاغلِ کثیرہ دینیہ کے کارِ فتویٰ اس درجہ وافر ہے کہ دس مفتیوں کے کام سے زائد ہے۔ شہر و دیگر بلاد و امصار، جملہ اقطار ہندوستان و بنگال، پنجاب، ملیبار و برہما و ارکان، چین، غربی و امریکہ وافریقہ حتیٰ کہ سرکار حرمین محترمین سے استفتاء آتے ہیں اور ایک وقت میں پانچ پانچ سو جمع ہو جاتے ہیں۔"

(Gifted) آئی۔ کیو I.Q. کی عظیم مثال:۔

اب تک ملکی و غیر ملکی ماہرین نفسیات کی کم و بیش جتنی کتب منظر عام پر ہیں ان میں اعلیٰ ذہانت کو پیش کرتے ہوتے غیر مسلم شخصیت کا نام اور ان کا آئی۔ کیو (I.Q) پیش کیا گیا ہے۔ جبکہ مسلمان قاری کے دل میں مسلم مفکرین کے اعلیٰ I.Q کے بارے میں تجسس ہی رہا ہے۔ امید واثق ہے کہ میں ذہانت اور مقیاس ذہانت (I.Q) محفوظ ریکارڈ کی روشنی میں جامعیت کے ساتھ ابتداء کر رہا ہوں جو محققین و ماہرین نفسیات کیلئے دعوتِ فکر ہے اور اقبال کے شاہین کیلئے قابل فخر بھی۔ تو آیئے ایک بین الاقوامی مسلم سکالر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیرت انگیز ذہانت اور بے مثال I.Q کا محفوظ ریکارڈ کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں۔

امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی بے مثال ذہانت اور بے نظیر حافظے کے کمالات اتنے ہیں کہ انہیں بیان کرنے کیلئے دفتر چاہیے۔ یہاں پر صرف چند واقعات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

تعلیم و تربیت:۔

ولادت:۔ امام احمد رضا خان کی ولادت ۱۰ شوال مکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء میں ہندوستان کے شہر بریلی (یو۔ پی) میں ہوئی۔ والدین کی کمالِ شفقت اور اعلیٰ تعلیم و تربیت سے مستفید ہوئے۔

رسم بسم اللہ خوانی، فراستِ ایمانی:۔ امام احمد رضا خان کی بسم اللہ خوانی اور دینی تعلیم کا آغاز ڈھائی سال کی عمر میں ہوا۔ چنانچہ ڈاکٹر حسن رضا اعظمی اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی مقالہ (فقیہ اسلام) کے صفحہ ۱۶۰ پر یوں رقمطراز ہیں [۴]

"رواج کے مطابق امام احمد رضا کے جد امجد اور والدِ محترم [۵] نے ۱۲۷۵ھ کے اوائل میں بسم اللہ خوانی کی محفل سجائی اور اعلیٰ حضرت کا مکتب کرایا"۔

امام احمد رضا کا بچپن پاکیزگی اور ذہانت و ذکاوت میں ضرب المثل تھا۔ آپ عہدِ طفلی میں بھی یکتائے روزگار تھے۔

10

بسم اللہ خوانی کا عجیب واقعہ۔ بسم اللہ خوانی کے وقت عجیب واقعہ پیش آیا۔ سناسب خیال کرتا ہوں کہ یہ واقعہ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے صدر شعبۂ عربی اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس پروفیسر ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو کی زبانی پیش کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں۔

وہ استاد صاحب نے بسم اللہ کے بعد الف، با، تا، ثا جسطرح پڑھایا جاتا ہے پڑھایا۔ آپ پڑھتے رہے لیکن جب لام الف کی نوبت آئی تو آپ خاموش رہے۔ اُستاد صاحب نے دوبارہ کہا، کہو میاں لام الف۔ آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا یہ دونوں تو پڑھ چکے ہیں۔ ل بھی اور الف بھی۔ اب یہ دوبارہ کیوں؟ اسوقت آپ کے جد امجد علامہ رضا علی خان موجود تھے۔ فرمایا بیٹا! استاد کا کہا مانو۔ جو کہتے ہیں پڑھو آپ نے جد امجد کے حکم کی تعمیل فرمائی مگر ان کے چہرے کو تجسس کی نظر سے دیکھا۔ وہ فراست سے سمجھ گئے۔ فرمایا بیٹا۔ تمہارا خیال درست ہے۔ اور سمجھنا بجا ہے کہ حروف "مفردہ" میں ایک "مرکب" لفظ کیسے آیا۔ مگر بات یہ ہے کہ شروع میں تم نے جو الف پڑھا ہے وہ دراصل ہمزہ ہے۔ اور یہ در حقیقت الف ہے۔ لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ اور ساکن کیساتھ ابتدا ناممکن ہے۔ اسلئے ایک حرف یعنی لام اول میں لاکر اس کا تلفظ بتانا مقصود ہے۔ امام احمد رضا نے فرمایا تو کوئی ایک حرف ملا دینا کافی تھا لام کی کیا خصوصیت ہے۔ با۔ دال۔ سین بھی اول میں لاسکتے تھے۔ جد امجد نے نہایت محبت و جوش میں گلے لگایا۔ دل سے دعائیں دیں اور پھر اسکی توجیہ ارشاد فرمائی"۔

آپ کے محفوظ ریکارڈ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ بچپن میں کتاب کا ایک چوتھائی پڑھکر باقی ساری کتاب خود پڑھ لیتے اور جو ایک مرتبہ پڑھ لیا وہ ازبر ہوجاتا تھا امام احمد رضا خان بریلوی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے خود فرماتے ہیں:

"میرے استاد جن سے میں ابتدائی
کتب پڑھتا تھا جب مجھے سبق پڑھا
دیا کرتے ایک دو مرتبہ میں دیکھکر
کتاب بند کر دیتا۔ جب سبق سنتے تو
حرف بہ حرف، لفظ بہ لفظ سنا دیتا۔
روزانہ یہ حالت دیکھکر سخت تعجب
کرتے۔ ایک دن مجھ سے فرمانے لگے

:

"احمد میاں تم یہ تو کہو تم آدمی ہو یا جن۔ مجھ کو پڑھاتے دیر لگتی ہے مگر تم کو یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔ امام احمد رضا نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کہ میں انسان ہی ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہے"۔

عہد طفلی کا حیرت انگیز واقعہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علمی اور روحانی ماحول میں آنکھ کھولی۔ بچپن بڑے ناز و نعم میں گزرا۔ والدین کی کمالِ شفقت، بہترین تعلیم و تربیت اور فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے۔ فطری طور پر

11

ذہین تھے اور حافظہ بلا کا قوی تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا کا عہد طفلی بھی طہارتِ نفس، اتباع قرآن و سنت، پاکیزہ اخلاق اور حسنِ سیرت کے اوصاف سے مزین تھا۔

واقعہ یوں ہے: تقریباً ساڑھے تین سال کی عمر تھی، ایک نیچا کرتہ پہنے ہوئے اپنے گھر سے باہر نکلے تھے کہ ایک گاڑی میں کچھ طوائفیں بیٹھی ہوئی کسی رئیس کے ہاں گانے بجانے جارہی تھیں۔ ان کا سامنا ہوتے ہی فوراً اپنے کرتے کا دامن اٹھا کر آنکھوں پر رکھ لیا۔ طوائفیں ہنسنے لگیں۔ ان میں سے ایک بولی واہ صاحبزادے، آنکھوں کو چھپالیا اور ستر کھول دیا۔ امام احمد رضا نے برجستہ ایسا نفسی اور سائنٹیفک جواب عہدِ طفلی میں دیا کہ بڑے بڑے ماہرینِ نفسیات سر دھنتے رہ جائیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے"۔ یہ جواب سن کر وہ طوائفیں سکتے ہیں آگئیں کہ یہ کوئی 3 1/2 سال کا بچہ ہے یا ۶۰ سال کا ماہر نفسیات بول رہا ہے۔

تبصرہ۔ پچھلے صفحات میں ہم نے نفسیات کے حوالے سے ذہنی عمر (Mental Age) اور مقیاسِ ذہانت (I.Q) پر تفصیلاً بحث کی ہے اور I.Q کا فارمولا بھی پیش کیا ہے۔ اس فارمولے کی روشنی میں ہم مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان جامع الفاظ کا جائزہ لیتے ہیں جس سے ان کا ایک ریکارڈ I.Q ثابت ہوتا ہے۔

آئی۔کیو = ذہنی عمر / طبعی عمر x ۱۰۰

I.Q = Mental Age/Chronological Age x 100

اس فارمولے کی روشنی میں وہبی بچے (Mentally Gifted) کا آئی۔کیو چونکہ بلند ہوتا ہے اور یہ اس کی ذہنی عمر (Mental Age) کی نشاندہی کرتا ہے یعنی اگر طبعی عمر کم ہو تو ذہنی عمر کا معیار باشعور شخص کی سوچ کے معیار کو ثابت کرتا ہے۔ لہذا امام احمد رضا کا کم سنی میں یہ جواب اعلیٰ ذہانت و فطانت اور یونیک (Unique) I.Q کی بہترین مثال ہے جسے نفسیات کی کتب میں جگہ دی جانی چاہیئے۔

نفسیات تسویہ صفحہ نمبر ۱۰۰ پر پروفیسر ڈاکٹر سی۔اے قادر لکھتا ہے کہ:

"گوئٹے جس نے آٹھ سال کی عمر میں لاطینی میں شعر کہنا شروع کا بچپن میں ۱۸۵ آئی۔کیو رکھتا تھا۔ اور جوانی میں ۲۰۰"۔

اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۹۹ پر درج ہے کہ "جان سٹورٹ مل کے ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ مل ۳ سال کی عمر (طبعی عمر) میں پڑھ لیتا تھا"۔ اس حساب سے اس کی ذہانتی نسبت (I.Q) ۲۰۰ ہوئی۔

اب ہم اسلامی تاریخ کے آفتاب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ریکارڈ کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہیں جس سے ان کا بے مثال آئی۔کیو (I.Q) ظاہر ہوتا ہے۔

○ امام احمد رضا نے ڈھائی سال کی عمر میں قرآن پاک

پڑھنا شروع کیا اور اسی عمر میں تعلیم کا آغاز کیا۔

- چار سال کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ ختم کیا۔ یقیناً بچپن میں امام احمد رضا کا I.Q ۲۰۰ ایک ریکارڈ I.Q ہے۔ محققین و ماہرین کے سامنے امام احمد رضا کی عبقری (Genius) شخصیت مزید تحقیق و جستجو کیلئے پیش کیجاتی ہے۔
- چھ سال کی عمر میں ایک عظیم مجمع میں ماہ مبارک ربیع الاول میں میلاد پاک پڑھا اور دو گھنٹے علم و عرفان کے دریا بہائے۔
- دس سال کی عمر میں "ہدایۃ النحو" کی شرح بزبان عربی لکھی اور ۱۰ سال ہی کی عمر میں فقہ کی مشہور و مستند کتاب "مسلم الثبوت" پر حاشیہ لکھا۔
- تیرہ سال کی عمر میں عربی زبان میں "ضوء النہایہ فی اعلام الحمد والھدایہ" تصنیف فرمائی۔
- تیرہ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن کی عمر میں علوم درسیہ سے فراغت حاصل کی۔
- چودہ سال کی عمر میں مسند افتاء متمکن ہوتے اور مسئلہ رضاعت پر پہلا فتویٰ دیا۔

امام احمد رضا اپنی حیرت انگیز اور محیر العقول فطری ذکاوت کی وجہ سے بہت جلد فارغ التحصیل ہو گئے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں:

"میں نے جب پڑھنے سے فراغت پائی اور میرا نام فارغ التحصیل علماء میں ہونے لگا اور یہ واقعہ نصف شعبان ۱۲۸۶ھ کا ہے۔ اسوقت میں ۱۳ سال ۱۰ ماہ اور ۵ دن کا تھا، اسی روز مجھ پر نماز فرض ہوئی تھی اور میری طرف شرعی احکام متوجہ ہوتے تھے"۔(۶)

- سولہ سال کی عمر میں "حل خطاء الخط" تصنیف فرمائی۔
- اٹھارہ سال کی عمر میں "السعی المشکور فی ابداء الحق المہجور" اور "فصل القضافی رسم الافتا" (بزبان عربی) تصنیف فرمائیں۔
- بائیس سال کی عمر میں "معتبر الطالب فی شیون ابی طالب" لکھا جسے بعد میں شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (۱۳۱۶ھ) میں شامل کر دیا گیا۔
- تئیس سال کی عمر میں "نقاء النیرہ فی شرح الجوھرہ" اور "الطراز المرضیہ الی النیرۃ الوضیہ" تصنیف فرمائیں۔
- چوبیس سال کی عمر میں بزبان عربی "اطائب الاکسیر فی علم التکسیر" (مصنف کے ایجادات کثیرہ)(۷) اور "نفی الفیئ عمن بنورہ انار کل شیئ" تصنیف کئے گئے۔
- پچیس سال کی عمر میں درج ذیل رسائل تصنیف فرمائے۔
  ۱۔ الکلام للبہی فی تشبیہ الصدیق بالنبی
  ۲۔ وجہ المشوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق
  ۳۔ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین
  ۴۔ سلطنت المصطفی فی ملکوت کل الورے
  ۵۔ المعود لتنقیح المحمود
- چھبیس سال کی عمر میں درج ذیل رسائل تصنیف فرمائے۔

١۔ اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفٰے والآل والاصحاب
٢۔ احکام الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام
٣۔ انفس الفکر فی قربان البقر
٤۔ اجلال جبریل بجعلہ خادم اللمحبوب الجمیل
۵۔ الامر باحترام المقابر

○ ستائیس سال کی عمر میں دیگر تصنیفی کام کے علاوہ جو مشہور رسائل تصنیف فرماتے وہ یہ ہیں۔

١۔ اقامۃ القیامہ علی طاعن القیام لنبی تہامہ
٢۔ ہدی الحیران فی نفی الفیئ عن شمس الاکوان
٣۔ حسن البراعہ فی تنفید حکم الجماعہ
٤۔ النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم
۵۔ سیف الزمان لدفع ضرب الشیطن
٦۔ عبقری حسان فی اجابت الاذان

○ اٹھائیس سال کی عمر میں دیگر تصنیفی کام کے علاوہ جو رسائل تصنیف فرماتے وہ درج ذیل ہیں۔

١۔ الزلال الانقی من بحر سبقۃ الاتقے
٢۔ بذل الصفا لعبد المصطفیٰ
٣۔ البشریٰ العاجلہ من تحف آجلہ
٤۔ شوارق النساء فی حدل المصر والفناء
۵۔ احسن الجلوہ فی تحقیق المیل والزراع والفراسخ والغلوہ
٦۔ النزیر الہائل لکل جلف جاحل
٧۔ لمعۃ الشمہ
٨۔ فتح خیبر
٩۔ الرائحۃ العنبریہ من المجمرۃ الحیدریہ

(اس دوران دیگر تصنیفی کام مثلاً فتاوی نویسی، صحاح ستہ اور تفاسیر پر حاشیہ نگاری اور مختلف عقلی علوم وغیرہ پر تصنیفی کام جاری رہے۔)

علی ھذا القیاس تصنیف و تالیف کی ایک طویل فہرست ہے جس کا یہ مقالہ متقاضی نہیں ہے۔ پھر یہ عبقری زماں لکھتے ہی چلے گئے بلکہ اتنا لکھا کہ قلم کو آپ کی مدت حیات میں استراحت نہ مل سکی۔ آپ نے مسلسل ۵۵ برس قلم کی جولانیاں دکھائیں اور ٧٠ سے زیادہ علوم و فنون میں ایک ہزار سے زائد تصانیف (عربی، فارسی، اردو زبان میں) تحریر فرمائیں۔

اعلی حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی خداداد ذہانت اور محیر العقول واقعات تحریر کرنے سے پہلے پروفیسر ڈاکٹر چوہدری عبدالقادر کی تصنیف "نفسیات تسویہ" (Psychology of Adjustment) کی ایک عبارت پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تاکہ امام بریلوی کی پہلودار شخصیت مزید ابھر کر سامنے آسکے۔ چنانچہ "نفسیات تسویہ" ایڈیشن چہارم صفحہ نمبر ١٠٠ پر لکھا ہے۔ "نامور آدمیوں کے ریکارڈ ظاہر کرتے ہیں کہ جوانی میں انہوں نے تخلیقی کام کیے۔ مثلاً بہترین شاعری ٢۵ اور ٣٠ سال کی عمر میں لکھی گئی۔ کیمیا، طبعیات اور ایجادات کیلئے بہترین زمانہ ٣٠ اور ٣۵ سال کی عمر کا ہے۔ اس کے بعد دور انحطاط آجاتا ہے اور

پرانے خیالات کو دہرایا جاتا ہے"۔

مندرجہ بالا تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۰ سال کی عمر کے بعد کا زمانہ انحطاط (ذہنی) کا زمانہ ہے۔ لیکن جب ہم امام بریلوی کی شخصیت اور کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو بچپن، جوانی اور ۴۰ سال کے بعد کا زمانہ بہتر سے بہترین علمی، تحقیقی اور تخلیقی دور کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور دورِ انحطاط (ذہنی) سے مستثنیٰ نظر آتا ہے۔ بلکہ ان کا آخری دور انکی تصنیف و تالیف کا مصروف ترین دور تھا۔ ایک ایک دو دو دن میں پورا رسالہ قلمبند کر دیا جاتا۔

چنانچہ قارئین کرام کی دلچسپی کیلئے امام بریلوی کی خداداد ذہانت اور علمی تبحر کے چند واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

محدث بریلوی اور محدث سورتی

-----O-----

ایک مرتبہ امام احمد رضا پیلی بھیت تشریف لے گئے اور مولانا وصی احمد محدث سورتی (۸) کے ہاں مہمان ہوئے۔ اثنائے گفتگو "عقود الدریہ فی تنقیح فتاوی الحامدیہ" (۹) کا ذکر چل پڑا۔ حضرت محدث سورتی نے فرمایا کہ وہ کتاب میرے کتب خانہ میں ہے۔ محدث بریلوی نے اس وقت تک اسے نہیں دیکھا تھا۔ فرمایا "جاتے وقت میرے ساتھ کر دیجئے گا"۔ حضرت محدث سورتی نے کتاب لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دی اور یہ بھی فرمایا کہ "ملاحظہ فرمانے کے بعد بھیج دیجئے گا۔ آپ کے پاس کتابیں بہت ہیں اور میرے پاس گنتی کی۔ یہی چند کتابیں ہیں۔ جن سے فتویٰ دیا کرتا ہوں"۔ حضرت محدث بریلوی کو اسی دن واپس آنا تھا مگر ایک جاں نثار مرید کی دعوت پر رکنا پڑا۔ آپ نے رات میں "عقود الدریہ" کی دونوں ضخیم جلدوں کا مطالعہ فرمالیا۔ لیکن ان جلدوں کو سامان میں رکھنے کی بجائے محدث سورتی صاحب کے یہاں بھجوادی۔ اس واقعہ کے بعد محدث سورتی صاحب تشریف لائے اور عرض کیا کہ "کیا میری اتنی سی گزارش پر "کہ مطالعہ کے بعد کتاب واپس فرمادیں گے"۔ آپ کو اتنا ملال ہوا کہ آپ کتاب ابھی واپس کر رہے ہیں"۔ حضرت محدث بریلوی نے فرمایا۔ "اگر کل ہی جانا ہوتا تو بریلی ساتھ لے جاتا۔ لیکن جب رُک گیا تو شب میں اور صبح میں پوری کتاب دیکھ ڈالی۔ اب لے جانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ محدث سورتی نے فرمایا کیا "ایک مرتبہ دیکھ لینا کافی ہوگیا"۔ حضرت محدث بریلوی نے فرمایا۔ "اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو تین مہینے جہاں کی عبارت چاہوں گا، فتاویٰ میں لکھ دوں گا اور مضمون تو انشاء اللہ عمر بھر کیلئے محفوظ ہوگیا"۔

15

محدث بریلوی اور محدث کچھوچھوی

-----O-----

تحریک پاکستان کے صفِ اول کے رہنما علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی ایک عجیب و غریب واقعہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت اور خداداد حافظہ کا یوں بیان فرماتے ہیں۔

"میں نے حساب کی تعلیم اسکول میں پائی تھی۔ لہذا مجھے حساب دانی میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ حساب والے استفتاء حل کرنے کیلئے زیادہ تر میرے ہی سپرد فرماتے۔ ایک مرتبہ ورثے کی تقسیم کے سلسلے میں پندرہ بطن کا مناسخہ آیا۔ ظاہر ہے کہ مورثِ اعلیٰ کی پندرھویں پشت میں درجنوں وارث ہوں گے۔ مجھے اس کے جواب میں دو راتیں اور ایک دن مسلسل محنت کرنا پڑی۔ ایک ایک پیسے اور درجنوں وارثوں کا حق قلمبند کر دیا۔ عصر کی نماز کے بعد حسب معمول اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی خدمت میں جا پہنچا تاکہ حساب کی مکمل تفصیل آپ سے عرض کر دوں۔ اور آپ اصلاح کی ضرورت محسوس فرمائیں تو اصلاح کر دیں۔ میں نے وہ استفتاء پڑھنا شروع کیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی سنتے سنتے اپنی انگلیوں کو بھی حرکت دے رہے ہیں۔ یہ استفتاء چونکہ پندرہ پشتوں کے درجنوں وارثوں کے حساب کتاب پر مبنی تھا اسلیئے یہ فل سکیپ کے دو صفحات پر پھیلا ہوا تھا۔ میں نے یہ استفتاء یعنی سوال ہی پڑھکر ختم کیا اور ابھی جواب میں تحریر کیئے ہوئے وارثوں کے حصے ظاہر نہ کیئے تھے کہ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے بلا توقف فرمانا شروع کیا۔ آپ نے فلاں کو اتنا، فلاں کو اتنا دیا۔ غرض درجنوں وارثوں کے نام اور ان کے حصے بتا دیئے۔ اب میں حیران و ششدر تھا کہ مجھے اپنی حساب دانی پر اتنا ناز تھا۔ استفتاء کو میں نے اپنے طور پر بیس دفعہ پڑھا۔ ہر ایک کا نام بار بار پڑھکر ان کے حصے نکالے۔ اس کے باوجود مجھ سے کوئی ان سب وارثوں کے نام پوچھے تو حصے کجا میں نام بھی شاید پورے نہ بتا سکوں جب تک لکھے ہوئے سامنے نہ رکھوں۔۔۔۔ اللہ اللہ یہ کیا تبحر، کیسی وسعت ادراک اور کتنی عظیم خداداد ذہانت و صلاحیت تھی جو حق تعالیٰ کسی کسی کو عطا فرماتا ہے"۔

اسی طرح انوار رضا میں ہے کہ امام احمد رضا مشکل سے مشکل فتاویٰ کا جواب اپنے شاگردوں اور احباب کو اس طرح قلمبند کراتے کہ حیرت ہوتی بے شمار کتابوں کے حوالے

اس سلسلے میں دیتے اور سب زبانی فرماتے۔ الماری میں سے فلاں کتاب نکالو۔ اتنے ورق الٹ لو۔ فلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون ہوگا اسے نقل کردو غرض کہ ان کو حافظہ، ذہانت اور دماغی باتیں عام لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کا یہ فرمان بھی علمی تبحر اور ذہانت و ذکاوت کا آئینہ دار ہے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھ سے میری عمر سے دس گنا زیادہ کام لے لیا ہے۔ یہ اسکا انتہائی فضل و کرم ہے" (۱۰)

خداداد ذہانت اور علمی تبحر کا منفرد انداز ملاحظہ ہو چنانچہ انوار رضا میں لکھا ہے

"دارالافتا میں بیک وقت چار چار خطوط اور فتوے املا کراتے، کاتب لکھتے جاتے، سب کے مضامین الگ الگ، سب کے دلائل الگ الگ، سب کے مآخذ الگ الگ، مگر کسی ایک کا تسلسل نہ ٹوٹتا اور سرعت فکر کا یہ عالم کہ پہلے والا کاتب فارغ نہ ہوتے پانچویں ورق کیلئے املا تیار ہوتا۔"

انوار رضا میں خداداد حافظ کے کمال کا ایک واقعہ یوں درج ہے

ایک مرتبہ ایسا ہوا ایک استفتاء آیا دارالافتاء میں کام کرنے والوں نے پڑھا اور ایسا معلوم ہوا کہ نئے قسم کا حادثہ دریافت کیا گیا اور جواب جزیہ کی شکل میں نہ مل سکے گا۔ فقہا کرام کے اصول عامہ سے استنباط کرنا پڑیگا۔ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے عرض کیا عجب نئے نئے قسم کے سوالات آرہے ہیں اب ہم لوگ کیا طریقہ اختیار کریں۔ امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو بڑا پرانا سوال ہے ابن ہمام نے فتح القدیر کے فلاں صفحہ میں ابن عابدین نے رد المحتار کی فلاں جلد اور فلاں صفحہ پر فتاویٰ ہندیہ میں فتاویٰ خیریہ میں یہ یہ عبارت صاف صاف موجود ہے اب جو کتابوں کو کھولا تو صفحہ، سطر اور بتائی ہوئی عبارت میں ایک نقطہ کا فرق نہیں اس خداداد ذہانت اور فضلِ و کمال نے علماء کو ہمیشہ حیرت میں رکھا۔

مندرجہ بالا چند واقعات کے بعد مفکر اسلام امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا جوانی میں ذہانت اور بے مثال مقیاسِ ذہانت I.Q کا اندازہ ہوگیا ہوگا۔

اب خداداد ذہانت و فطانت کے تاریخی واقعات عمر کے آخری حصہ کے بیان کیئے جاتے ہیں جن کو پڑھکر یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری ایام میں بچپن اور جوانی کا مقیاس ذہانت I.Q برقرار و بحال ہے جو اپنی مثال آپ ہے ماہرین نفسیات کیلئے۔ جہاں دعوت فکر ہے وہاں امت مسلمہ کیلئے قابل فخر بھی ہے۔

صرف ایک ماہ میں حفظ قرآن کیا(۱۱)

یہ واقعہ ۲۹ شعبان ۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۹ء کا ہے یعنی جب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ ایک عریضہ آیا جس پر اعلیٰ حضرت کے القاب کے ساتھ ساتھ حافظ لکھا ہوا تھا امام احمد رضا اس وقت تک حافظ نہ تھے شیر بیشۂ اہلسنت مناظر اعظم مولانا حشمت

علی خان صاحب کا بیان ہے کہ اس عریضے کو سنکر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قبلہ کی چشمان مبارک میں آنسو بھر آئے اور فرمانے لگے کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا حشر ان لوگوں میں نہ ہو جن کے حق میں قرآن حکیم میں آیا ہے۔

(یعنی۔ جب ان لوگوں کی تعریف میں ایسی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں جو ان کے اندر نہیں تو وہ لوگ اپنی ایسی تعریف کو پسند کرتے ہیں۔ ان کیلئے ہلاکت ہے) دوسرے دن سے قرآن پاک حفظ کرنا شروع فرمادیا جس کا وقت عشا کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ حفظ کرنے کا انوکھا انداز ملاحظہ ہو۔

مصنف بہار شریعت علامہ مولانا امجد علی خان صاحب (خلیفہ اعلیٰ حضرت) قرآن عظیم کی تلاوت فرماتے اور امام احمد رضا سماعت فرماتے جاتے پھر جماعت قائم ہوتی تھی اعلیٰ حضرت قبلہ جتنا قرآن پاک سنتے تھے وہ سب تراویح میں سنا دیتے۔ کبھی ایک پارہ کبھی ڈیڑھ پارہ۔ روزانہ یہی معمول رہا یہاں تک کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں تاریخ کی نماز تراویح میں حفظ قرآن عظیم پورا کر لیا اور صرف ایک مہینے میں حافظ ہو گئے اور فرمایا "الحمدللہ ہم نے کلام پاک ترتیب کے ساتھ یاد کر لیا اور یہ اسلئے کہ بندگان خدا کا کہنا غلط ثابت نہ ہو"۔

حیرت انگیز بات یہ تھی کہ عشاء کے وضو فرمانے کے بعد جماعت قائم ہونے تک کے مختصر سے وقت میں ہر روز پارہ ڈیڑھ پارہ صرف زبانی سنکر اور نماز تراویح میں سنانے کے باوجود مختلف فتاوی لکھنے، مسائل شریعت اور اللہ رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین مقدسہ سنانے وغیرہ روزانہ کے مشاغل دینیہ میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں پڑا۔ (۱۲)

الغرض اعلیٰ حضرت اعلیٰ کرامت کا نمونہ ربانیہ ہیں جن کے بلند مقام کو بیان کیلئے اب تک ارباب لغت و اصطلاح لفظ پانے سے عاجز رہے ہیں۔

زندگی کے آخری ایام اور خداداد ذہانت کا بیان

-----O-----

وصال سے چند ماہ قبل رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی غرض سے پہاڑی مقام بھوالی ضلع نینی تال تشریف لے گئے کچھ عرصہ قیام رہا۔ کتابیں پاس نہ تھیں پھر بھی رسائل تحریر کیئے اور فتاوی کے جوابات بھی دیتے رہے جن میں اصل کتابوں کے متون مع حوالے (ایک دو حوالے نہیں دس دس، بیس بیس تیس تیس حوالے) تحریر فرمائے یہ سب کچھ اعلیٰ ذہانت اور بے پناہ قوت حافظہ کے زور پر تھا۔ الغرض عمر کے آخر حصہ میں بھی حافظہ کی خداداد صلاحیت اور بے مثال و لازوال مقیاس ذہانت I.Q برقرار رہا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی زندگی کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ

کا آخری دور آپکی تصنیف و تالیف کا مصروف ترین دور تھا۔ ایک ایک دو دو دن میں پورا رسالہ قلمبند کر دیا جاتا۔

الغرض مندرجہ بالا ثبوت و واقعات امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت و ذکاوت اور بے مثال آئی کیو I.Q کیلئے کافی سے زائد ہیں۔ ان تمام کی روشنی میں دیکھا جائے تو امام احمد رضا بریلوی کا بچپن کی عمر میں یہ نفیس جواب

" پہلے نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے جب دل بہکتا ہے پھر ستر بہکتا ہے" مقیاس ذہانت I.Q کا عالمی ریکارڈ ہے۔

الغرض ماہرین و محققین نفسیات کی کتابوں میں جتنے مغربی ذہین شخصیات کا تذکرہ اور انکے کارنامے بیان کئے گئے ہیں ان سب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عالمگیر اور تاریخ ساز شخصیت کو خداداد ذہانت اور بے مثال I.Q (بچپن، جوانی، آخیر عمر) کے حوالے سے ممتاز و مسلم مقام حاصل ہے جس پر انکا مندرجہ بالا محفوظ ریکارڈ شاہد عادل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انکی لازوال و بے مثال علمی، دینی، سائنسی خدمات عالم اسلام کیلئے قابل فخر ہیں اور ماہرین کیلئے دعوت فکر و عمل اور درس تحقیق و جستجو ہیں۔

حواشی و حوالاجات

۱ --- ذہانت کا پہلا ٹسٹ ۱۹۰۵ء میں فرانس کے ماہر نفسیات الفرڈ بینے (Alfeerd Binet) نے اپنے معاون تھیوڈور سائمن (Theodore Simon) سے ملکر تیار کیا۔ فرانس کی وزارت تعلیم نے ایک کمیشن قائم کیا۔ بینے اس کمیشن کا ممبر تھا۔ اس کمیشن نے بینے کو اس کام پر مامور کیا کہ ناقص الذہن (Mentally Retarded) بچوں کیلئے تعلیمی پروگرام مرتب کرے۔ ان دونوں نے ملکر ذہنی آزمائش کے ٹسٹ بنائے جو انہیں سے موسوم ہیں۔ یہ ٹسٹ ۳۰ سوالات پر مشتمل تھے جو آسان سے بتدریج مشکل ہوتے جاتے تھے۔ یہ ٹسٹ ۳ تا ۱۰ سال کی عمر تک تھے۔ (راقم)

۲ --- ذہنی کم عقل کی درجہ بندی Classification تین اقسام کی ہے۔

Educable

1, MR

Trainable

Mild

Moderate

2, MR

Serve

Profound

Idiot < 25

Imbecile 25-49

3. MR

Morons 50-69

۳--- Genetic Studies of Genius vol II, (Stanford University Press 1926)

۴--- ڈاکٹر حسن رضا اعظمی نے پٹنہ یونیورسٹی سے امام احمد رضا کی فقاہت پر ۱۹۷۹ء میں ڈاکٹریٹ کیا۔ ان کا مقالہ فقیہہ اسلام ۴۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جسے اسلامی پبلیکیشنز سنٹر پٹنہ نے شائع کیا ہے۔ (راقم)

۵--- امام احمد رضا کے والد گرامی علامہ نقی علی خان اور دادا جان علامہ رضا علی خان اپنے دور کے عظیم سکالر اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ (راقم)

۶--- الاجازۃ الرضویہ لمبجل مکۃ البھیہ ------ امام احمد رضا بریلوی ص ۲۰۹

۷--- مدینہ منورہ سے مولانا سید حسین مدنی ابن سید عبدالقادر شامی علم تکسیر کی تحصیل کیلئے امام احمد رضا کے پاس آئے۔ ۱۲ مہینے دولت کدے پر قیام کیا۔ موصوف ہی کیلئے علم تکسیر میں یہ رسالہ لکھا

نوٹ:۔ اہل دانش اسی حیرت انگیز ذکاوت کیوجہ سے امام بریلوی کیلئے Super Genius Genius of the East اور Super Man جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (راقم)

۸--- حضرت محدث سورتی علیہ الرحمہ کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر شیشہ میں بخاری شریف جائز ہوتی تو صرف محدث سورتی ہی ختم شریف کر سکتے۔ راقم

۹--- عقود الدریہ علامہ ابن عابدین شامی کی تصنیف ہے۔ فتاوی حامدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ بزبان عربی دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔

۱۰ -انوار رضا

۱۱ - تحقیقات نفسیات سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۰ سال کے بعد انحطاط کا دور شروع ہو جاتا ہے اور میڈیکل سائنس کے تحقیقات کے مطابق ۵۰ برس کے بعد دماغ کو خون کی سپلائی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جسے اصطلاح میڈیکل سائنس میں Athero'clerosis کہتے ہیں اور یادداشت متاثر ہوتی ہے لیکن امام بریلوی کی ذہانت کا معاملہ محیر العقول ہونے کے ساتھ تاریخ اسلامی کا انوکھا اور سنہری واقعہ ہے۔ (راقم)

۱۲ - تجلیات رضا۔ مطبوعہ۔

جہاں نما

☆ مفکر اسلام امام احمد رضا بریلوی رحمتہ اللہ علیہ صحابی رسول ﷺ حضرت قیس عبدالرشید رضی اللہ عنہ کی اولاد ہیں۔

☆ مفکر اسلام کو یہ شرف حاصل ہے کہ حضرت مفتی عبداللہ میرداد (امام کعبہ 1906) ان سے دست بیعت ہوئے اور خلافت سے مشرف ہوئے اور دیگر 37 مشاہیر مفتیان حرمین شریفین کو انکی خلافت پر ناز رہا۔

☆ مفکر اسلام پر دنیا کی 25 یونیورسٹیوں میں Research Work کا سلسلہ جاری ہے ابتک 15 سکالرز امام احمد رضا پر M.Phil/Ph.D کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں اور 35 ریسرچ سکالرز دنیا کی مختلف دانش گاہوں میں M.Phil/Ph.D کر رہے ہیں۔

☆ مفکر اسلام کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کو 1994 میں ملک ہنگری میں پوسٹ گریجویشن کورس میں بطور ٹیکسٹ بک شامل کیا گیا۔

☆ مفکر اسلام کی شہرہ آفاق تصنیف فتاویٰ رضویہ کو جنوبی افریقہ میں حکومتی سطح پر اسلامک لا کے طور پر تسلیم کیا گیا۔

☆ مفکر اسلام کے ترجمہ کنزالایمان بمعہ تفسیری حاشیہ خزائن العرفان کو کراچی یونیورسٹی کے ایم اے علوم اسلامیہ میں شامل کیا گیا ہے۔

نوٹ

کراچی یونیورسٹی سے ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب نے "کنزالایمان اور دوسرے معروف اردو قرآنی تراجم کا تقابلی جائزہ" پر Ph.D کی ڈگری حاصل کر لی ہے انکا مقالہ ڈاکٹریٹ 1500 صفحات پر مشتمل ہے

بشکریہ رضا اسلامک سنٹر ڈی۔جی۔خان

رضا اسلامک سنٹر کے مقاصد

☆ مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی تصانیف کی ترویج اشاعت

☆ امام احمد رضا سیمینار و سمپوزیم کا انعقاد

☆ بزرگان دین کے ایام پر خصوصی تقریبات کا انعقاد

☆ تربیتی و روحانی نشستوں کا انعقاد

رضا اسلامک سنٹر کے مقاصد میں سرفہرست ہیں. رضا اسلامک سنٹر کے ساتھ تعاون و رفاقت فرمائیں

خوشخبری

رضا اسلامک سنٹر کے تعاون سے دانشور حضرات کے لیے رضا ریسرچ کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں لڑ
کی ترویج و اشاعت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کی جامع شخصیت اور دینی خدمات پر تحقیق
(Research Wordk) کا اہتمام کیا گیا ہے.

دعوت

رضا اسلامک سنٹر ڈیرہ غازیخان مسلک اہل سنت والجماعت کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جو گراں قدر خدمات
انجام دے رہی ہے آپ اس سے بخوبی متعارف ہیں. رضا اسلامک سنٹر کے وسیع تر سلسلہ اشاعت و ترویج کو
تکمیل تک پہنچانے کے لیے خود بھی اس کے مستقل ممبر بنیں اور احباب کو بھی اس جانب متوجہ کریں. فارم رکنیت
رضا اسلامک سنٹر کے دفتر سے طلب فرمائیں